Monthly

KARWAN-E-QAMAR

Karachi

ماہنامہ

کاروانِ قمر

کراچی

مئی ۲۰۰۳ء

قمر الاسلام گریجویٹس ایسوسی ایشن پاکستان

Scanned with CamScanner

حسنِ ترتیب

اداریہ	۳
منظوم نذرانہ محبت (حمد، نعت، منقبت)	۸
سیرت کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم ڈاکٹر انور محمود خالد	۱۳
استحکامِ پاکستان سیرتِ طیبہ کی روشنی میں ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	۲۳
حضور اکرم ﷺ بحیثیت سرورِ کائنات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۳۷
دیارِ حبیب ﷺ کا تذکرہ جمیل افتخار احمد حافظ القادری	۴۰
جلوۂ جاناں ﷺ ایک دلآویز کتاب محمد صحبت خان کوہاٹی	۵۶
امتِ مسلمہ کی موجودہ صورتحال اور ہماری ذمہ داریاں شوکت حیات	۶۳
موجودہ صورتحال میں عالمِ اسلام کا کردار محمد مقبول الرحمٰن	۶۹
قمر الاسلام کے شب و روز ادارہ	۷۴
آپ کے سوالات اور ہمارے جوابات مفتی محمد عبد العزیز سیالوی	۸۲
تبصرہ کتب	۸۴

دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرۂ جمیل

مدینہ منورہ کی عظمت، خصوصیت، اسمائے مبارکہ اور فضیلتِ خاکِ شفاء

افتخار احمد حافظ قادری، راولپنڈی

مکے کے تقدس کا اگر کعبہ سبب ہے　　نازاں ہے مدینہ کہ نبی اس کا مکیں ہے
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مدینہ منورہ کو یہ لازوال اعزاز حاصل ہے کہ یہاں حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء جلوہ فرما ہے۔ دنیا بھر کے صاحبِ ایمان گنبدِ خضریٰ کی زیارت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور دامنِ مراد بھر کے لے جاتے ہیں۔ مدینہ طیبہ خود بھی اپنے بختوں پہ نازاں ہے کہ نبیٔ آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا مکیں ہے۔ اور اس نسبت نے اُس کے ہر ذرّے کو رشکِ بریں بنا دیا ہے۔ خالد محمود خالد نے سچ کہا ہے۔

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو　　افلاک پہ تو گنبدِ خضراء نہیں کوئی

ربِّ کریم جل جلالہ نے اس کی ہر ہر شے کو عظمت اور فضیلت بخشی ہے اور اس کی ہر چیز میں رحمت اور برکت رکھی ہے حد یہ ہے کہ خاکِ مدینہ بھی درد کی دوا اور مرض کی شفاء ہے۔ شاعرِ مشرق علیہ الرحمۃ نے خوب کہا تھا۔

خاکِ مدینہ از دوعالم خوش تر است　　اے خنک شہرے کہ آنجا دلبراست

ہمارے فاضل اور فائق دوست عالی جاہ افتخار احمد حافظ قادری اپنی نئی اور البیلی تالیف ''دیارِ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ قبل ازیں ''زیاراتِ مقدسہ'' کے عنوان سے ایک حسین و جمیل کتاب وہ اصحابِ ذوق کی نذر کر چکے ہیں۔ ہم انہی صفحات پر ''دیارِ حبیب'' پر تبصرہ بھی شائع کر رہے ہیں اور ماہِ ربیع الاول شریف کی مناسبت سے اس دلربا کتاب کے پہلے باب سے انتخاب بھی پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں، پڑھئے، اپنے ایمان کو جلا بخشئے، حاضریٔ درِ حبیب کی دعا کیجئے اور مؤلف محتشم کے ذوقِ فراواں اور عشقِ بے کراں کو داد دیجئے۔　　خاکِ راہِ مدینہ (محمد صحبت خان کوہاٹی)

فضائل مدینہ منورۃ

اس شہر کے ذرے ہیں مہ و مہر سے بڑھ کر
جس شہر میں اللہ کے محبوب ﷺ کا گھر ہے

حضرت علامہ سمھودیؒ وفاء الوفاء (جلد 1 باب 2 فصل 1) میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء کا اجماع ہے کہ مدینہ منورہ کی سرزمین مقدس کا وہ قطعہ ارض جس پر نبی اکرم ﷺ آرام فرما ہیں وہ ساری کائنات حتی کہ کعبہ شریف اور عرش سے بھی افضل ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ، آپؐ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ، حضرت مالک بن انسؒ اور اکثر علماء مدینہ منورۃ کا یہ عقیدہ ہے کہ مدینہ منورۃ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ کا وہ مقام مبارک جہاں آپ ﷺ آرام فرما ہیں وہ تو بے شک کعبہ شریف اور عرشِ اعلیٰ سے بھی افضل ہے لیکن کعبہ شریف مدینہ منورۃ کے باقی حصہ سے اعلیٰ و افضل ہے۔

ایک عاشق رسول ﷺ نے فرمایا کہ

ولا شک ان القبر اشرف موضع
من الارض و السبع السموت طره
و اشرف من عرش المليک وليس فی
مقالی خلاف عند اهل الحقيقه

اس میں ذرا بھر بھی شک نہیں کہ آپ ﷺ کی قبر مبارک کی جگہ ساری زمین اور سات آسمانوں سے افضل ہے، بلکہ مالکِ کائنات کے عرشِ اعظم سے بھی یہ جگہ افضل اور اشرف

ہے، میرے اس کلام میں اہل حقیقت کا قطعاً کوئی اختلاف نہیں۔

امام سبکیؒ فرماتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ زمان و مکان کی افضلیت اعمال میں ظہور پذیر ہوتی ہے مگر بعض اوقات اس زمان و مکان کو ذاتی فضیلت بھی ہو جاتی ہے۔ جیسے آپ ﷺ کی قبر اطہر پر رحمتوں کا نزول، انوار و برکات کی بارش اور فرشتوں کا ہر وقت درود و سلام پیش کرنے کیلئے حاضر ہونا، اس بات کی دلالت ہے کہ اس ارضِ مقدس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مقام ہے جو کسی دوسرے مقام کو حاصل نہیں

تیرے ﷺ دربار کی وہ شان مدینے والے
ہیں ملائک تیرے ﷺ دربان مدینے والے

جو جگہ آپ ﷺ کو محبوب ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بھی محبوب ہے اور اب جو چیز یا جو جگہ اللہ تبارک تعالیٰ اور حضور پاک ﷺ کے ہاں محبوب ہو گئی وہ کیوں کر افضل و اعلیٰ نہ ہو گی۔

اس لیے مدینہ منورہ کی فضیلت مکہ مکرمہ پر آپ ﷺ کے اس ارشاد مبارک سے ثابت ہوتی ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا۔

اللھم حبب الینا المدینہ کحبنا مکہ او اشد

اے اللہ مدینہ منورہ کی محبت ہمارے دلوں میں اس طرح فرما دے جس طرح ہمارے دلوں میں مکہ مکرمہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، قربان جائیں اپنے آقا ﷺ و مولا کی دعا اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس قدر شرف قبولیت پا گئی، کہ آپ ﷺ سفر سے لوٹتے تو شہر مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی اسکی محبت میں اپنی سواری کو تیز فرما دیتے تا کہ اپنی محبوب بستی میں جلدی پہنچ جائیں۔ دوش مبارکہ سے اپنی چادر مبارک کو ہٹا کر فرماتے

ھذہ روائح طیبہ

کہ مدینہ منورہ کی یہ ہوائیں فضائیں کتنی اچھی معلوم ہوتی ہیں

پھر آنے لگیں "شہرِ محبت" کی ہوائیں
پھر پیش نظر ہو گئیں جنت کی ہوائیں

امام دارالہجرۃ حضرت امام مالک کو مدینہ منورہ اور اس کی خاک مقدس سے اس قدر عشق تھا کہ آپ نے تمام عمر مدینہ منورہ میں بسر فرمائی اور شہر سے باہر کبھی نہ نکلے ایسا نہ ہو کہ مدینہ طیبہ سے نکل جاؤں اور موت آ جائے۔

حضرت سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ مسجد حرام میں عبادت کا ثواب کئی گنا مدینہ منورہ سے زیادہ ملتا ہے۔ تو اس سے مکہ مکرمہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف زیادتی ثواب فضیلت کی دلیل نہیں بلکہ اور اسباب بھی ہو سکتے ہیں مثلاً یہ بات درست نہیں ہے کہ اس حاجی کیلئے جو عرفات جا رہا ہوں اور نہ ہی قربانی کے دن کی نماز ظہر منیٰ میں پڑھنی مکہ مکرمہ میں پڑھنے سے افضل اور بہتر نہیں (حالانکہ منیٰ کا درجہ بیت اللہ شریف سے بہت کم ہے۔) لیکن درحقیقت بات یہ ہے کہ اجر و ثواب صرف اور صرف آپ ﷺ کا حکم ماننے میں ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اگرچہ عبادات کا اجر مکہ مکرمہ میں کئی گنا زیادہ ہے مگر دوسرے اسباب کی بنا پر مدینہ منورہ کو ہی فضیلت حاصل ہے۔ اجر و ثواب کی زیادتی نفلی اور فرضی عبادات دونوں میں شامل ہے۔ لیکن پھر بھی نوافل گھر میں پڑھنے بہتر اور افضل ہیں۔

مدینہ منورہ میں بھی "حج اور عمرے کا ثواب"

حضرت علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے اس لیے افضل ہے کہ حج و عمرہ کے تمام ارکان مکہ مکرمہ میں ہی ادا کیے جاتے ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے مدینہ منورہ میں بھی حج و عمرے کا ثواب حاصل کرنے کے اعمال بتائے ہیں۔ مسجد قبا کے حالات میں ذکر کریں گے کہ وہاں جانا عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔ اور حج کے ثواب کیلئے آپؐ نے ایک مرفوع حدیث نقل فرمائی ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

من خرج لا یرید الی الصلاۃ فی مسجدی حتی یصلی فیہ کان بمنزلۃ حجۃ

(کہ جو شخص خلوص سے میری مسجد میں صرف نماز کیلئے آئے اور نماز ادا کرے تو اس کیلئے حج کا ثواب ہے۔) سبحان اللہ

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں

وھذا اعظم لکونہ ایسر ویتکرر فی الیوم واللیلۃ مرارا والحج لا یتکرر

اور یہ بڑا ثواب ہے حالانکہ نہایت آسان ہے اور دن رات میں کئی مرتبہ یہ عظیم ثواب حاصل ہوسکتا ہے۔ لیکن مکہ مکرمہ میں تو حج سال میں صرف ایک ہی مرتبہ ادا کیا جاتا ہے۔

(وفاء الوفاء جلد 1 صفحہ نمبر 25)

اور پھر کتنی آسانی کہ نہ احرام، نہ سعی، نہ منیٰ و عرفات حاضری، نہ قربانی اور نہ طواف مدینہ منورہ میں صرف گھر سے خلوص نیت اور محبت کے ساتھ اس لیے نکلیں کہ آپ ﷺ کی مسجد میں نماز کیلئے جا رہے ہیں تو پورے ایک حج کا ثواب حاصل کریں۔

لہٰذا مذکورہ بالا کلمات کی روشنی میں مدینہ منورہ سے انتہائی محبت و عقیدت رکھنا جزو ایمان ہے۔ کیونکہ آقا دو عالم ﷺ نے خود مدینہ منورہ کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں محبوب ہونے کی دعا فرمائی۔ اب اس دعا کا اثر دیکھیں کہ عشاق رسول ﷺ کے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت اور شوق اسقدر ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ بلکہ بعض عشاق تو حج کو بھی اس لیے جاتے ہیں کہ اس سفر مقدس میں مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت بھی میسر آجائے گی اسی لیے تو حضرت امام احمد رضا بریلویؒ فرماتے ہیں

حاجیو آؤ شہنشاہ ﷺ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے ﷺ کا روضہ دیکھو

خصوصیات شہر مدینۃ منورۃ

حضرت علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ یہ شہرِ مقدس بے شمار خصوصیات کا حامل ہے۔ جن کا احاطہ ناممکن ہے۔ آپؒ نے ایک مخصوص عدد 99 کے حساب سے مدینہ منورہ کی خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ برکت کیلئے چند ایک خصوصیات کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

(1)

سرکار دو عالم ﷺ نے اسی مبارک شہر میں اپنی رحلت کو پسند فرمایا

حرصه ﷺ علی موته بها

اور اسی شہر مقدس میں فوت ہونے والے کیلئے روز قیامت شفاعت کا ذمہ اٹھایا۔

(2)

مدینہ منورہ میں سب شہیدوں سے افضل وہ شہدائے عظام آرام فرما ہیں کہ جنہوں نے آپ ﷺ کے سامنے اپنی جانیں دین کے لئے قربان کیں اور جنکی قبولیت پر آپ ﷺ نے شہادت دی۔

(3)

اس شہر کے باشندوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کیلئے مددگار بنایا۔

(4)

تورات میں اس شہر کا نام "مرحومہ" بھی آیا ہے کہ وہ بستی جس پر اللہ تعالیٰ کا رحم کیا گیا ہو

(5)

اسی شہر میں وہ مسجد (مسجد قباء) موجود ہے کہ جس کے بارے میں قرآن پاک کی آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(6)

اسی شہر میں وہ عظیم مسجد (مسجد نبوی ﷺ) موجود ہے جسکو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تعمیر فرمایا اور جس میں مہاجرین وانصار بھی شریک ہوئے۔

(7)

اسی شہر مقدس میں جنت کا باغ ہے کہ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا

''میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''

(8)

آپ ﷺ کا منبرِ مبارک جنت کی دہلیز پر ہے اور منبر کے پائے جنت میں ہیں۔

(9)

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو مسلمان میری اس مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے گا اس کیلئے دوزخ کی آگ سے نجات اور عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی۔ یہ شرف کسی مسجد کو حاصل نہیں۔

(10)

مدینہ منورہ میں روزے رکھنا اجر وثواب کے لحاظ سے مکہ مکرمہ کے روزوں سے افضل ہے اور مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرنی نفلی روزے سے افضل ہے۔ اس لئے کہ نماز کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور روزوں کی فرضیت مدینہ منورہ میں۔ اس ضمن میں علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ جو عبادت مدینہ منورہ میں فرض ہوئی اس کا مدینہ منورہ میں ادا کرنا زیادہ اجر وثواب کا حامل ہے۔ اس لئے اس کو بھی مستقل ایک خاصہ بنالینا جائز ہے۔

(11)

اسی شہر میں وہ پہاڑ (جبلِ احد) موجود ہے کہ جس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ

''اُحد جنت کے پہاڑوں میں سے ایک ہے''۔

(12)

وادی بطحان بھی اسی مقدس شہر میں ہے جس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ

''یہ بھی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔''

(13)

اسی ارض مقدس کے متعلق آپ ﷺ نے اپنی امت کو قیام کی ترغیب دلائی۔

(14)

اہل مدینہ منورہ کیلئے ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے کا ارشاد فرمایا۔

(15)

اس مقدس شہر کے مدفون باقی مدفونوں سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔

(16)

مدینہ منورہ زائرین سے گناہوں کی آلودگی دور کر دیتا ہے۔

(17)

یہ مبارک بستی طاعون سے محفوظ ہے۔

(18)

یہ شہرِ مدینہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(19)

اسکی مٹی میں شفاء رکھ دی گئی ہے اور اس کے پھلوں کیلئے آپ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی۔

(20)

مدینہ منورہ میں ہی وہ خوشبو پائی جاتی ہے جو دوسری بستیوں میں نہیں پائی جاتی۔

(21)

یہ بستی قیامت تک "دار السلام" رہے گی۔

(22)

اسی حرمت والے شہر میں ہتھیار اٹھانے سے منع کیا گیا ہے۔

(23)

اس شہر کی مٹی کو بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

(24)

آپ ﷺ نے اس کے بازاروں کیلئے برکت کی دعا فرمائی جب کہ
دوسرے بازاروں کے بارے میں "شر البقاع" فرمایا گیا۔

(25)

مدینہ منورہ کی منڈیوں میں باہر سے غلہ لانے والوں کو مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح اجر و ثواب ملے گا۔

مدینہ منورہ کے اسماء مبارکہ

صاحب وفاءالوفاء فرماتے ہیں کہ

اعلم ان کثرۃ الاسماء تدل علی شرف المسمی ولم اجد اکثر من اسماء ھذہ البلدۃ الشریفہ

(جان لو کہ کسی چیز کے ناموں کی کثرت اس کی فضیلت اور اہمیت کی دلیل ہوتی ہے اور مجھے اس برکت والے شہر کے علاوہ کسی شہر کے اتنی زیادہ تعداد میں نام نہیں ملے ہیں)

آپ نے اس شہر مبارک کے 95 کے قریب اسماء مبارکہ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

ہم بھی برکت کیلئے چند اسماء کا ذکر کرتے ہیں۔

(1) **ارض اللہ (اللہ کی زمین)**

یہ اسم قرآن پاک میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جن لوگوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کیلئے ہجرت نہ کی قرآن پاک نے ان لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا

کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس کی طرف ہجرت کر جاتے۔

اس آیۃ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مدینہ منورہ کی سرزمین مقدس کو اپنی طرف منسوب فرمایا جو مدینہ منورہ کی فضیلت پر سب سے بڑی دلیل ہے

(2) **ارض الھجرۃ (ہجرت کی زمین)**

مدینہ منورہ ہجرت کے بعد اسلام محفوظ ہو گیا۔

(3) **بیت الرسول ﷺ (رسول اللہ ﷺ کا گھر)**

(4) **حبیبہ (محبوب، محبت کرنے والی)**

آپ ﷺ کو اس شہر مبارک سے انتہائی محبت تھی۔

(5) حرم رسول اللہ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کا حرم)

اس شہر مبارک کو آپ ﷺ نے اپنا حرم قرار دیا اور ارشاد فرمایا

"حرم ابراھیم مکہ، و حرمی المدینۃ"

(6) دارالابرار (نیک لوگوں کا گھر)

(7) دارالایمان (ایمان کا گھر)

(8) دارالسنہ (سنت کا گھر)

کیونکہ یہیں سے سنت نبی ﷺ کی اشاعت ہوئی

(9) ذات النخل (کھجوروں والی بستی)

مدینہ طیبہ میں کثرت سے کھجوریں ہوتی ہیں

(10) سیدۃ البلدان (تمام شہروں کا سردار)

(11) شافیہ (شفا والی بستی)

حدیث مبارکہ ہے کہ اسکی مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

(12) طابہ (پاکیزہ)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ میں اس بستی کا نام طابہ رکھوں۔

(13) طیبۃ (پاکیزہ خوشبودار)

اشبیلیؒ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ سے ایسی خوشبو آتی ہے کہ منفرد اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

(14) قبۃ الاسلام (اسلام کی پناہ گاہ)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ اسلام کی پناہ گاہ ہے۔

(15) قریۃ الانصار (انصار کی بستی)

(16) مبارکہ (برکت والی بستی)

(17) **مختارة (چنا ھوا، پسند کیا ھوا)**

اس لیے کہ جناب رسول ﷺ نے اللہ تبارک وتعالی سے اس بستی کو اختیار کرلیا۔

(18) **مدینہ (شہر)**

اس بستی کو کہا جاتا ہے جو بہت سے گھروں پر مشتمل ہو۔ مگر اس کا اطلاق صرف مدینۃ الرسول ﷺ پر ہی ہوتا ہے۔

حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں

قال رسول اللہ ﷺ من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ، ھی طابہ ، ھی طابہ ، ھی طابہ

کہ جو شخص مدینہ پاک کو یثرب کہے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تبارک وتعالی سے استغفار کرے کیونکہ یہ تو طابہ ہے، طابہ ہے، طابہ ہے۔ (یعنی پاکیزہ)

(19) **مقدسہ (مقدس)**

یہ بستی مقدس اور مطہر ہے۔

(20) **مھاجر رسول اللہ ﷺ (رسول ﷺ کی ھجرت گاہ)**

کیونکہ اس بستی کی طرف آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی آپ ﷺ کا ارشاد ہے

"**المدینہ مھاجری**" کہ مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ ہے۔

انصارِ مدینہ کی فضیلت

انصار مدینہ منورۃ کے بے شمار فضائل ہیں اسلام میں انصار مدینہ کو جو مقام حاصل ہوا اس کی مثال نہیں ملتی۔ ذیل میں انصار مدینہ کی شان میں چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں، جن سے آپ خود انصار مدینہ کی فضیلت اور اہمیت کا اندازہ لگالیں کہ آپ ﷺ کو انصار سے کتنی محبت تھی۔

یہ تمام احادیث مبارکہ صحیح البخاری (کتاب فضائل الصحابہ، مناقب الانصار) سے لی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے جو انصار سے محبت کرتے ہیں۔

ایک موقع پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

الانصار لا یحبھم الا مؤمن، ولا یبغضھم الا منافق، فمن احبھم احبہ اللہ و من ابغضھم ابغضہ اللہ

(صرف مومن ہی انصار سے محبت کرتے ہیں اور جو ان سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتے ہیں، اور صرف منافق ہی ان سے بغض رکھتے ہیں اور جو ان سے بغض رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بغض رکھتے ہیں۔)

انصاری قبائل کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

خیر دور الانصار بنو النجار، ثم بنو عبدالاشہل، ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدہ و فی کل دور الانصار خیر

(انصاری قبائل میں افضلیت کے لحاظ سے پہلے قبیلہ بنی نجار، پھر قبیلہ بنو عبدالاشہل، پھر قبیلہ بنو الحارث بن الخزرج، پھر قبیلہ بنو ساعدہ، اور پھر ہر انصاری قبیلہ میں خیر ہی خیر ہے)

لوگوں کیلئے مال غنیمت اور انصار کے نبی اکرم ﷺ

فتح مکہ کے دن جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو تقسیم مال پر انصار کو کچھ خیال گزرا۔ آپ ﷺ نے تمام انصار کو اکٹھا کر کے ان سے ارشاد فرمایا۔

اولا ترضون ان یرجع الناس بالغنائم الی بیوتھم وترجعون برسول اللہ الی بیوتکم

کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ لوگ تو مال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو ساتھ لیے گھروں کو واپس لوٹو)

مؤمن اور منافق کی نشانی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

آیہ الایمان حب الانصار و آیہ النفاق بغض الانصار

(کہ مومن کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافق کی نشانی انصار سے بغض ہے۔)

انصاری عورتوں اور بچوں کا احترام

ایک مرتبہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ نے اس سے بات چیت کے بعد "**دو مرتبہ**" فرمایا

والذی نفسی بیدہ انکم احب الناس الی

(مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بے شک میرے نزدیک سب سے پسندیدہ لوگ آپ ہی ہیں۔)

انصارو مہاجرین کی تکریم کیلئے آپ ﷺ کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ خندق والے دن انصار و مہاجرین یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

نحن الذین بایعوا محمد ا ﷺ

علی الجہاد ما حیینا ابداً

(کہ ہم وہ ہیں کہ جنہوں محمد ﷺ کے ساتھ جہاد اور شہادت پر بیعت کی ہے۔)

نبی اکرم ﷺ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے۔

اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ

فاکرم الانصار و المھاجرۃ

(کہ اے اللہ اصل زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے

پس ان انصار اور مہاجرین پر اپنا فضل و کرم فرما۔)

خاکِ مدینہ منورۃ

خاکِ طیبہ کی خاک ہونے کو

ہم بھی مستانہ وار جائیں گے

مدینہ منورہ کی ہر چیز متبرک اور مقدس ہے۔ حتی کہ اس کے غبار میں بھی شفا رکھ دی گئی ہے ابن نجار ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ جب سرکار دو عالم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو چند احباب مدینہ منورۃ سے باہر آپ ﷺ کے استقبال کے لئے تشریف لائے، ان کے آنے سے غبار اڑی جس سے بچنے کیلئے چند اصحابِ رسول ﷺ نے منہ پر کپڑا ڈال لیا، آپ ﷺ نے ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹاتے ہوئے فرمایا

والذی نفسی بیدہ ان فی غبارھا شفاء من کل داء

(اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک مدینہ منورۃ کی گرد و غبار میں بھی ہر بیماری کیلئے شفاء ہے۔)

گرد صحرائے مدینہ بویت آمد یا رسول ﷺ

من سرِ خود را فدائے خاکِ آن صحرا کنم

(یارسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے صحرا کی گرد میں بھی آپ ﷺ کی خوشبو آتی ہے،

میں اپنا سر اس صحرا کی خاک میں فدا کرتا ہوں۔)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ

غبار المدینہ شفاء من الجذام

مدینہ منورہ کی غبار میں خصوصی طور پر جذام (کوڑھ) جیسی مہلک بیماری کیلئے بھی شفا ہے۔

تیرے ﷺ دربار سے ملتی ہے ہر اک دکھ کی دوا
تو ﷺ ہے ہر درد کا درمان مدینے والے

فضائل خاکِ شفاء

ابن نجار روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ قبیلہ بنو حارث میں تشریف لے گئے دیکھا کہ وہ لوگ شدید جسمانی تکالیف میں مبتلا ہیں آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کو کیا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم پر بخار نے شدید حملہ کیا ہوا ہے جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ابھی تک "صعیب" کی مٹی کو استعمال نہیں کیا، جواب ملا کہ نہیں، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہاں سے کچھ مٹی لے کر اس کو پانی میں ڈال دو، پھر یہ دعا پڑھ کر اپنا لعاب اس پانی میں شامل کر کے اسے استعمال کرو

بسم اللہ تربۃ ارضنا بریق بعضنا شفاء لسریضنا باذن ربنا

چنانچہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے حکم مبارک پر عمل کیا اور سب لوگ شفایاب ہو گئے۔

ہاتھ آئے اگر خاک تیرے ﷺ نقشِ قدم کی
سر پر بھی رکھیں کبھی آنکھوں سے لگائیں

"صعیب" ایک جگہ کا نام تھا جو "وادیِ بطحان" میں قباء کے راستے میں تھی ایک عرصہ تک یہ مقام "خاکِ شفاء کا میدان" کے نام سے مشہور رہا۔ متقدمین اور متاخرین تمام حضرات اس مقام سے یہ ابرکت خاک لے جاتے رہے لیکن انتہائی افسوس کی ساتھ یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ آج اس مقام کو تقریباً ختم کر دیا گیا ہے، بلکہ اس مقام پر آنے کی بھی سخت پابندی ہے رمضان المبارک اور ایام حج میں تو یہاں پر باقاعدہ پہرہ لگا ہوتا ہے۔ افسوس کہ جس مقام سے ایک عالم شفایاب ہوتا رہا اب اس کو ناقابل نام دے کر ختم کیا جا رہا ہے۔ عام ایام میں

اگر کسی اچھے جاننے والے کی وساطت سے یہاں پہنچنے کی کوشش کی جائے تو کامیابی ہو سکتی ہے کچھ عرصہ پہلے بندہ ناچیز بھی اس مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور اس "خاکِ شفا" کو بھی حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

جس خاک کے نیچے ہو نقش کفِ پائے محمد ﷺ
اس خاک کے نیچے ہے فضائل کا دفینہ

ابن نجار (643ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے اس گڑھا کو دیکھا، لوگ اس میں سے مٹی لے جاتے اور اپنے بیماروں کو دیتے تو وہ شفایاب ہو جاتے، میں نے بھی وہاں سے مٹی اٹھائی ہے۔

مدینے کی گلیاں معطر معطر
معنبر معنبر، غُبارِ مدینہ

حضرت علامہ سمہودیؒ (وفات 911ھ) فرماتے ہیں کہ یہ گڑھا آج بھی موجود ہے تمام لوگ اس کی مٹی کو علاج کیلئے لے جاتے ہیں ہم نے خود ان بیماروں کو دیکھا جن پر جذام نے حملہ کیا ہوا تھا، وہ قبا کے راستے میں واقع وادی میں جاتے، اس کی مٹی میں کروٹیں بدلتے، جس سے انکی بیماری ختم ہو جاتی۔ میں نے خود بھی اپنے بعض احباب کو یہ مٹی بھیجی ہے۔

جذب القلوب میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی

"فرماتے ہیں کہ میں بھی اس خاکِ شفاء سے شفایاب ہوا۔ جس زمانہ میں مجھے مدینہ طیبہ میں قیام کا شرف حاصل ہوا تو میرے پاؤں پر ایسا شدید ورم آ گیا کہ اطبا نے بالاتفاق اس مرض کو موت کی علامت تجویز کیا مگر میں نے اس مبارک مٹی سے اپنا علاج شروع کر دیا اور تھوڑے ہی دنوں میں مجھے اس بیماری سے شفا حاصل ہوئی کیونکہ

خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است

مروں تو خاکِ مدینہ میں جذب ہو جائیں
میرے وجود کے ذرات یارسول اللہ ﷺ